وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ
بَلْ أَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ (القرآن)

اَلْاَنْبِيَآءُ أَحْيَآءٌ فِي قُبُوْرِهِمْ يُصَلُّوْنَ (الحدیث)

فَذْلِكَةُ كُتُبِ الْمِلَّتِ
لِاِبْرَازِ اِجْمَاعِ الْاُمَّتِ
فِی سِلسِلَۃ
اَلْحَيَاتِ بَعْدَ الْمَمَاتِ
لِسَيِّدِ الْكَائِنَاتِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مـرتـب و ناشر:
حضرت مولانا محمد منظور الحق رحمۃ اللہ علیہ
استاذ الحدیث دار العلوم عید گاہ کبیروالا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الانبیاء احیاء فی قبورہم یصلون (حدیث شریف)

فذلكة كتب الملت

لإبراز إجماع الأمت

فی سلسلۃ

الحیات بعد الممات

لسید الکائنات صلی اللہ علیہ وسلم

مرتب و ناشر

(مولانا) محمد منظور الحق (عفی عنہ)

استاذ الحدیث دار العلوم عیدگاہ کبیر والا (ملتان)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(حرفے چند)

حضرت منظور الحق صاحب مدرس دارالعلوم کبیر والا

پیدائش: ۱۹۱۹ء ...... وفات: ۱۹۹۱ء

آپ کبیر والا کے مضافات کے رہنے والے تھے۔ ان کے والد گرامی کا نام مولانا نور الحق اور چچا محترم کا نام حضرت علامہ عبد الخالق المعروف ''صدر صاحب'' تھا۔ (بانی دارالعلوم کبیر والا) ان ہر دو حضرات سے آپ نے درس نظامی کی تکمیل کی۔ دورۂ حدیث شریف حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمہ اللہ سے دارالعلوم دیوبند میں کیا۔ دارالعلوم کبیر والا کے نامور مدرس تھے۔ استاذ الکل کا آپ کو مقام حاصل تھا۔ آپ نے ''فذلکۃ الکتب الملت لابراز اجماع الامت فی سلسلۃ الحیات بعد الممات لسید الکائنات ﷺ'' نامی حوالہ جاتی رسالہ تحریر فرمایا، جسے ہم اس مجموعہ میں شامل کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ (ناشر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب ہذا میں خاتم الانبیاء سید المرسلین ﷺ کی حیات جسمانیہ پر کتب تفسیر واحادیث صحیحہ وشروح حدیث، عقائد وفقہ واجماع صحابہ واجماع ائمہ اربعہ واجماع علماء امت کے ماخذ ذکر کئے گئے ہیں۔ جن سے یہ واضح ہوتا ہے کہ جو شخص حیات جسمانیہ کا عقیدہ نہیں رکھتا وہ اہل سنت والجماعۃ سے خارج ہے۔ نیز اس مسئلہ کے ماخذ بھی ذکر کئے گئے ہیں کہ راحت وعذاب قبر عام موتی کے لئے روح وبدن دونوں پر ہے۔ باتفاق اہل سنت والجماعت جو شخص راحت وعذاب قبر فقط روح پر مانتا ہو وہ بھی اہلسنت والجماعت سے خارج ہے۔

سوال: کیا فرماتے ہو، جناب رسول اللہ ﷺ کی قبر میں حیات کے متعلق کہ کوئی خاص حیات آپ کو حاصل ہے یا عام مسلمانوں کی طرح برزخی حیات ہے؟

الجواب: ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک حضرت ﷺ اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اور آپ کی حیات دنیا کی سی ہے، بلا مکلف ہونے کے اور یہ حیات مخصوص ہے آنحضرت ﷺ اور تمام انبیاء علیہم السلام اور شہداء کے ساتھ۔ برزخی نہیں ہے جو حاصل ہے تمام مسلمانوں بلکہ سب آدمیوں کو۔

چنانچہ علامہ سیوطی ؒ نے اپنے رسالہ ''انباہ الاذکیاء بحیات الانبیاء'' میں بتصریح لکھا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ: علامہ تقی الدین سبکی ؒ نے فرمایا ہے کہ انبیاء وشہداء کی قبر میں حیات ایسی ہے جیسے دنیا میں تھی اور موسیٰ علیہ السلام کا اپنی قبر میں نماز پڑھنا اس کی دلیل ہے۔ کیونکہ نماز زندہ جسم کو چاہتی ہے۔ الخ

پس اس سے ثابت ہوا کہ حضرت ﷺ کی حیات دنیاوی ہے اور اس معنی کر کے برزخی بھی ہے کہ عالم برزخ میں حاصل ہے اور ہمارے شیخ مولانا محمد قاسم صاحب قدس سرہ کا اس مبحث میں ایک مستقل رسالہ بھی ہے نہایت دقیق اور انوکھے طرز کا بے مثل، جو طبع ہو کر لوگوں میں شائع ہو چکا ہے۔ اس کا نام ''آب حیات'' ہے۔ انتہیٰ!

(منقول از مہند ص ۱۳ مطبع قاسمی دیوبند)

اسماء گرامی حضرات اکابر دارالعلوم دیوبند جنہوں نے اس فتویٰ پر دستخط فرمائے

(۱) حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب دیوبندی (۲) حضرت مولانا عزیز الرحمن صاحب دیوبندی (۳) حضرت مولانا میر احمد حسن صاحب امروہی (۴) حضرت مولانا اشرف علی تھانوی (۵) حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم صاحب رائے پوری (۶) حضرت مولانا حکیم محمد حسن صاحب دیوبندی (۷) حضرت مولانا قدرت اللہ صاحب شیخ الحدیث مرادآباد (۸) حضرت مولانا حبیب الرحمن صاحب دیوبندی (۹) حضرت مولانا محمد احمد صاحب خلف الرشید حضرت مولانا نانوتوی (۱۰) حضرت مولانا غلام رسول صاحب مدرس اعلیٰ دارالعلوم دیوبند (۱۱) حضرت مولانا محمد بن الفضل صاحب مدرس اعلیٰ دارالعلوم دیوبند (۱۲) حضرت مولانا محمد عبدالصمد بجنوری مدرس اعلیٰ دارالعلوم دیوبند (۱۳) حضرت مولانا حکیم محمد اسحاق صاحب نطوری ثم دہلوی (۱۴) حضرت مولانا ریاض الدین صاحب میرٹھی

(۱۵) حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب دہلوی مفتی اعظم (۱۶) حضرت مولانا ضیاء الحق صاحب مدرس اعلیٰ مدرسہ امینیہ دہلی (۱۷) حضرت مولانا عاشق الٰہی صاحب میرٹھی (۱۸) حضرت مولانا سراج احمد صاحب مدرس اعلیٰ سردھنہ ضلع میرٹھ (۱۹) حضرت مولانا قاری محمد اسحاق میرٹھی (۲۰) حضرت مولانا حکیم مصطفیٰ صاحب بجنوری میرٹھی (۲۱) حضرت مولانا حکیم محمد مسعود احمد صاحب خلف الرشید حضرت گنگوہی (۲۲) حضرت مولانا محمد یحییٰ صاحب سہسرامی مدرس اعلیٰ مظاہر علوم سہارن پور (۲۳) حضرت مولانا محمد کفایت اللہ صاحب مدرس اعلیٰ مظاہر علوم سہارن پور (رحمہم اللہ)

اسماء گرامی اکابر شیوخ ممالک اسلامیہ جنہوں نے اس فتویٰ کی تصدیق فرمائی

تصدیقات علماء مکہ مکرمہ

(۱) الشیخ محمد سعید بن محمد باصبیل مفتی الشافعیہ شیخ العلماء مکہ مکرمہ وخطیب مسجد الحرام (۲) الشیخ احمد رشید خان نواب المکی الحنفی مکہ مکرمہ (۳) الشیخ محب الدین حنفی مہاجر مکی مکہ مکرمہ (۴) الشیخ محمد صدیق افغانی مہاجر مکی مکہ مکرمہ (۵) الشیخ محمد عابد مفتی المالکیہ مکہ مکرمہ (۶) الشیخ محمد علی بن حسین مالکی مدرس حرم شریف مکہ مکرمہ۔ (رحمہم اللہ)

تصدیقات علماء مدینہ منورہ

(۱) الشیخ سید احمد برزنجی شافعی مفتی آستانہ نبویہ مدینہ منورہ (۲) الشیخ ملا محمد خان مدرس حرم نبوی مدینہ منورہ (۳) الشیخ رسوحی عمر مدرس مدرسہ الشفاء مدینہ منورہ (۴) الشیخ خلیل بن ابراہیم مدرس حرم نبوی مدینہ منورہ (۵) الشیخ محمد العزیز الوزیر التونسی مدرس حرم نبوی مدینہ منورہ (۶) الشیخ سید احمد الجزائری شیخ المالکیہ مدینہ منورہ (۷) الشیخ عمر بن حمدان المحرسی مدرس حرم نبوی مدینہ منورہ (۸) الشیخ محمد زکی برزنجی مدرس حرم نبوی مدینہ منورہ (۹) الشیخ محمد السوسی الخیاری مدرس حرم نبوی مدینہ منورہ (۱۰) الشیخ احمد بن المامون البلغیش مشاہیر علماء العرب (۱۱) الشیخ محمد توفیق مدرس وخطیب جامع السروجی دمشق (۱۲) الشیخ موسیٰ کاظم بن محمد مدرس باب السلام مدینہ منورہ (۱۳) الشیخ سید احمد معصوم مدرس حرم نبوی مدینہ منورہ (۱۴) الشیخ احمد بن محمد خیر الحاج العباسی مدرس حرم نبوی مدینہ منورہ (۱۵) الشیخ عبداللہ القادر بن محمد بن سودہ علماء العرب (۱۶) الشیخ محمد منصور بن النعمان مدرس حرم نبوی مدینہ منورہ (۱۷) الشیخ ملا عبدالرحمن مدرس حرم نبوی مدینہ منورہ (۱۸) الشیخ یٰسین الشہیر بالفراء لدمشقی مدرس حرم نبوی (۱۹) الشیخ محمود عبدالجواد مدرس حرم نبوی مدینہ منورہ (۲۰) الشیخ احمد الساطی مدرس حرم نبوی مدینہ منورہ (۲۱) الشیخ محمد حسن سندھی مدرس حرم نبوی (۲۲) الشیخ احمد بن احمد اسعد مدرس حرم نبوی مدینہ منورہ (۲۳) الشیخ عبداللہ نابلسی حنبلی مدرس حرم نبوی مدینہ منورہ (۲۴) الشیخ محمد بن عمر الغلانی مدرس حرم نبوی مدینہ منورہ (۲۵) الشیخ احمد محمد خیرا لشنقیطی مالکی، مدنی مدینہ منورہ۔ (رحمہم اللہ)

تصدیقات علماء مصر وجامع الازہر

(۱) الشیخ سلیم البشری شیخ الجامع الازہر مصر (۲) الشیخ محمد ابراہیم القایاتی جامع ازہر مصر (۳) الشیخ سلیمان العبد مدرس اعلیٰ جامع ازہر مصر۔

تصدیقات علماء دمشق شام

(۱) الشیخ سید محمد ابوالخیر معروف بابن عابدین حسینی نقشبندی دمشقی نواسہ ابن عابدین مصنف کتاب شامی دمشق شام (۲) الشیخ مصطفیٰ بن احمد شطی حنبلی دمشق شام (۳) الشیخ محمود رشید عطار تلمیذ شیخ بدرالدین محدث شامی دمشق (۴) الشیخ محمد بوشی حموی فاضل جامع از ہر مدرس وامام جامع مدفن شام (۵) الشیخ محمد سعید حموی دمشق شام (۶) الشیخ علی محمد دلال حموی دمشق شام (۷) الشیخ محمد ادیب حورانی مدرس جامع مسجد سلطانہ شام (۸) الشیخ عبدالقادر دمشق شام (۹) الشیخ محمد سعید حنفی لطفی دمشق شام (۱۰) الشیخ فارس بن احمد شفقہ حموی دمشق شام (۱۱) الشیخ مصطفیٰ حداد دمشق شام (رحمہم اللہ)

حیات بعد الممات لسید الکائنات ﷺ کے ثبوت کے لئے احادیث صحیحہ متواترۃ المعنی کے مآخذ

(۱) مسلم شریف ج۱ ص۲۶۸ (۲) فتح الملہم ج۱ ص۳۳۹ (۳) سنن ابی داؤد شریف ج۱ ص۱۵۰ و۲۷۹ (۴) مشکوٰۃ شریف ص۸۶، ۸۷ (۵) مرقاۃ ج۲ ص۲۲۳ وج۵ وص۲۶۳ (۶) سنن نسائی شریف ج۱ ص۱۵۴، ۱۴۳، ۱۸۵ (۷) سنن ابن ماجہ شریف ص۷۷، ۱۱۹ (۸) سنن کبریٰ ج۳ ص۲۴۸ (۹) سنن دارمی ص۱۹۵، ۳۷۲ (۱۰) مستدرک حاکم ج۱ ص۲۷۸، ج۳ ص۵۸، ج۲ ص۵۹۵ (۱۱) مسند احمد، کمافی تفسیر ابن کثیر ج۳ ص۵۱۴، ج۲ ص۲۹۰، ج۲ ص۵۲۷ (۱۲) مجمع الزوائد ج۲ ص۲۱۱، ۲۴ (۱۳) انوار المحمود ج۲ ص۶۱۰ (۱۴) طبرانی کما فی نیل الاوطار ج۳ ص۲۱۰، ۲۱۱ (۱۵) نیل الاوطار ج۳ ص۲۶۴ ج۵ ص۱۰۱ مصری (۱۶) مسند ابویعلی کمافی جامع صغیر ص۱۰۳ (۱۷) فتح الباری ج۶ ص۳۱۹، ج۷ ص۲۲ (۱۸) تیسیر القاری ج۳ ص۲۶۲ (۱۹) البدایہ والنہایہ ج۱ ص۵۴ (۲۰) عمدۃ القاری عینی ج۱۶ ص۱۸۵ (۲۱) فیض الباری ج۱ ص۱۸۳ (۲۲) اشعۃ اللمعات ج۱ ص۶۱۳ (۲۳) خصائص الکبریٰ ج۲ ص۲۸۰، ۲۸۱ (۲۴) ابن خزیمہ کمافی شرح العلامہ البوسنوی رحمہ اللہ ص۸ مصری (۲۵) ابن حبان کمافی شرح العلامہ البوسنوی ص۸ (۲۶) ابن ابی شیبہ کما فی شرح العلامہ البوسنوی ص۸ وکمافی الشرح الشفا ج۲ ص۱۴۲ (۲۷) ترجمان السنۃ ج۳ ص۲۹۷ (۲۸) اعلاء السنن ج۱۰ ص۳۳۰ (۲۹) ابن بزار کما فی جمع الفوائد ج۲ ص۱۷۶ مطبوعہ میرٹھ (۳۰) ابن عدی رحمہ اللہ کما فی شفاء السقام ص۱۳۴ (۳۱) جلاء الافہام ابن قیم رحمہ اللہ ص۵۰ (۳۲) حیات الانبیاء بیہقی رحمہ اللہ ص۳، ۱۲ (۳۳) حلیۃ الاولیاء ابونعیم ج ۲ ص۲۱۹ (۳۴) ابوالشیخ اصبہانی کما فی المرقاۃ ج۲ ص۱۰۔ (۳۵) القول البدیع سخاوی ص۱۱۶ (۳۶) سراج منیر ج۸ ص۱۳۴، ج۳ ص۲۷۸ (۳۷) فیض القدیر مناوی رحمہ اللہ ج۲ ص۱۸۴ (۳۸) جامع صغیر ج۱ ص۹۳، ج۲ ص۱۴۰ (۳۹) مدارج النبوۃ ج۲ ص۷۴۴ (۴۰) جذب القلوب ص۱۸۰ (۴۱) تحفۃ الذاکرین مصری ص۲۸ (۴۲) انباہ الاذکیاء ص۲، ۱۰ (۴۳) فتاویٰ امام سیوطی رحمہ اللہ ج۲ ص۱۴۷ (۴۴) شرح علامہ بوسنوی رحمہ اللہ ص۴ (۴۵) فتح المنۃ شعرانی رحمہ اللہ

ص۹۲ (۴۶) مختصر الفتاویٰ المصریہ بدرالدین یعلی حنبلی ص۱۷۰ (۴۷) زرقانی شرح مواہب ج ۵ ص ۳۳۲
(۴۸) تحقیق النصرۃ زین الدین مراغی ص۱۱۶ (۴۹) نسیم الریاض خفاجی رحمہ اللہ ج ۳ ص ۳۹۹ (۵۰) موارد الظمان
ص۱۴۶: ۵۹۴ (۵۱) الصارم المنکی ص ۴۵ مصری (۵۲) مناسک الحج ابن تیمیہ رحمہ اللہ ص ۸۴ (۵۳) تحریرات
حدیث مولانا حسین علی صاحب واں بھچراں ص۲۱۱ (۵۴) طبقات الشافعیہ تاج الدین سبکی ج ۶ ص ۲۶۶، ۲۸۱
(۵۵) شرح شفا ملا علی قاری ج ۲ ص ۱۴۲ (۵۶) وفاء الوفا سمہودی رحمہ اللہ ج ۲ ص ۴۰۵، ۴۱۳
(۵۷) شفاء السقام ص ۱۵۴، ۱۴۳ (۵۸) رسائل قشیریہ ص ۱۰ (۵۹) الروضۃ البہیۃ ص ۱۴ (۶۰) رسالہ مدینہ محمد
عابد سندھی ص ۱۴۱ (۶۱) کتاب المعتمد فی المعتقد علامہ شہاب الدین فضل اللہ بن حسین تورپشتی باب ۲ فصل ۴۔

تتمہ مسئلہ حیات

روضہ مطہرہ پر صلاۃ وسلام آنحضرت ﷺ بلا واسطہ سنتے ہیں، اس کا ثبوت جو تواترا ہے اس کا ماخذ:

(۱) تفسیر ابن کثیر ج۱ ص ۵۲۰، ج ۲ ص ۴۳۸، ۳۸۴ (۲) تفسیر مدارک ج۱ ص ۳۹۹ (۳) تفسیر روح المعانی ج۲۱ ص ۵۷، ج ۲۲ ص ۳۵، ۳۶ (۴) تفسیر مظہری ج ۷ ص ۲۵۳، ج ۱۰ ص ۲۲۴ (۵) تفسیر بیان القرآن ج ۸ ص ۸۴ (۶) ابوداؤد شریف ج۱ ص ۲۷۹ (۷) مسند احمد ج ۲ ص ۵۲۷ (۸) فتح الباری ج ۶ ص ۳۱۹، ۳۵۲ (۹) مرقات ج ۲ ص ۱۰ (۱۰) فیض الباری ج ۲ ص ۴۶۷ (۱۱) فتح الملہم ج ۲ ص ۴۷۹، ج ۱ ص ۳۲۰، ج ۳ ص ۴۲۱ (۱۲) اعلاء السنن ج ۱۰ ص ۳۳۵ (۱۳) عرف شذی ص ۳۵۳ (۱۴) فیض القدیر مناوی رحمہ اللہ ج ۶ ص ۱۷۰ (۱۵) سراج منیر عزیزی ج ۳ ص ۲۷۰، ۲۷۸ (۱۶) جلاء الافہام ابن القیم رحمہ اللہ ص ۲۵ (۱۷) القول البدیع سخاوی رحمہ اللہ ص ۱۱۶، ۱۲۷ (۱۸) رسائل ابن تیمیہ ص ۱۶، ۳۹۱ (اقتضاء الصراط المستقیم ابن تیمیہ رحمہ اللہ ص ۱۸۱ (۲۰) کتاب الروح ابن القیم رحمہ اللہ ص ۴، ۵۴ (۲۱) طحطاوی ۴۰۵ مصری (۲۲) فتح القدیر ابن الہمام رحمہ اللہ ج ۲ ص ۳۳۸ (۲۳) فتاوی عالمگیری ج ۱ ص ۲۸۲ (۲۴) فتاوی رشیدیہ ج ۱ ص ۱۰۰ (۲۵) السعی المشکور عبدالحیٔ لکھنوی ص ۴۵۵ (۲۶) الدلیل الطالب صدیق حسن خان ص ۸۴۴ (۲۷) تذکرۃ الخلیل ص ۳۹۸ (۲۸) نشر الطیب ص ۱۸۴، ۲۵۴ (۲۹) جذب القلوب ص ۱۸۳، ۱۹۵ (۳۰) کتاب الاذکار نووی رحمہ اللہ ص ۱۵۵، ۱۸۴ (۳۱) شفاء السقام ص ۴۶، ۱۲۸ (۳۲) شرح شفا ملا علی قاری ج ۳ ص ۵۲۰، ج ۲ ص ۱۴۲ مصری (۳۳) جمال قاسمی نانوتوی رحمہ اللہ ص ۹ (۳۴) قصیدہ نونیہ ابن القیم رحمہ اللہ ص ۱۴۵ (۳۵) حیات الانبیاء بیہقی رحمہ اللہ ص ۱۲ (۳۶) الدرۃ المضیۃ ملا علی قاری سالم رسالہ (۳۷) التعلیقات السلفیہ علی سنن النسائی ج ۱ ص ۲۳۷ (۳۸) ترجمہ مشکوٰۃ مولانا عبدالغفور غزنوی ج ۱ ص ۴۰۱ باب الجمعہ (۳۹) اتحاف النبلاء عبداللہ مہدی ص ۴۱۵ مطبوعہ کانپور (۴۰) زاد المعاد ابن القیم ج ۲ ص ۴۹۔

آنحضرت ﷺ کی حیات جسمانی پر حضرات خلفاء الراشدین رضی اللہ عنہم کا اجماع

جو کہ مستلزم ہے جمیع حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اجماع کو

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

(۱) عینی شرح بخاری ج۱۶ ص ۱۸۵ مصری (۲) فتح الباری ج ۷ ص ۲۲ مصری (۳) تیسیر القاری ج ۳ ص ۲۵ ۳، ۲۶۲، ج ۴ ص ۲۱۷ کتاب المغازی (۴) مدارج النبوۃ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ ج ۲ ص ۵۷۵۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

(۱) صحیح بخاری ج۱ ص ۶۷ مطبوعہ دہلی (۲) شفاء السقام ص ۱۷۳ (۳) جذب القلوب ص ۲۰۰۔

حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ

(۱) جذب القلوب ص۱۸۸ (۲) زرقانی شرح مواہب ج۸ ص ۳۰۴۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

(۱) جذب القلوب ص۱۸۰، ۱۹۵ (۲) زرقانی شرح مواہب ج۸ ص ۳۰۴، ۲۹۹ (۳) شفاء السقام ص ۱۷۳ (۴) البحر المحیط ج۱ ص ۲۸۳ (۵) وفاء الوفاء ص۱۵ (۶) تفسیر قرطبی رحمہ اللہ ج۵ ص ۲۶۵ (۷) المسلک المتقسط ملا علی قاری رحمہ اللہ ص۲۸۱ (۸) شرح شفا خفاجی ج ۳ ص ۳۹۸ (۹) تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۳۱۲ (۱۰) تفسیر مدارک ج۱ ص ۳۹۹۔

تتمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

(۱) زرقانی شرح مواہب ج۸ ص ۳۰۴ (۲) شفاء السقام ص ۱۷۳۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

(۱) مؤطا امام محمد رحمہ اللہ ص ۳۹۶ (۲) مصنف ابن ابی شیبہ ج ۴ ص ۱۳۸ (۳) درمنثور ج ۲ ص ۲۴۵۔

ائمہ اربعہ کا اس پر اجماع

حضرت امام مالک رحمہ اللہ

(۱) تفسیر قرطبی ج۵ ص ۲۶۵ (۲) نشر الطیب ص ۲۱۰ (۳) وفاء الوفا ج ۲ ص ۴۲۳، ۴۱۳ (۴) بحر المحیط ج۱ ص ۲۸۳۔

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ

(۱) حیات الانبیاء بیہقی سالم رسالہ (۲) انباء الاذکیاء سیوطی سالم رسالہ (۳) طبقات شافعیہ ج ۲ ص ۲۸۲ (۴) فتح الباری ج ۶ ص ۳۵۲۔ (۵) فتاوی سیوطی ج ۲ ص ۱۴۷۔

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ

(۱) انوار المحمود ج ۱ ص ۶۱۰ (۲) الروضۃ البہیۃ ص ۱۴ (۳) مناسک الحج از ابن تیمیہ ص ۸۴ (۴) زاد المعاد ابن قیم ص ۴۹ (۵) کتاب الروح ابن القیم ص ۵۴ (۶) کتاب الصلوٰۃ ص ۴۵ مطبوعہ قاہرہ۔

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

(۱) فقہ اکبر مع شرح ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ ص ۱۲۰ (۲) رد المختار شامی ج ۳ ص ۳۶۶ (۳) رسائل ابن عابدین ج ۲ ص ۲۰۳ (۴) فتح القدیر ابن الہمام ج ۲ ص ۳۳۷ (۵) طحطاوی علی المراقی ص ۴۰۵ (۶) مراقی الفلاح ص ۴۰۵ (۷) نور الایضاح ص ۱۷۷، الرحیق المختوم شرح قلائد المنظوم (۸) عینی شرح بخاری ج ۱۶ ص ۱۸۵ (۹) مرقات ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ ج ۲ ص ۲۲۳۔ (۱۰) شرح شفاء ملا علی قاری ج ۲ ص ۱۴۳۔

اکابر علماء اہل حدیث کا اس پر اجماع

قاضی شوکانی یمنی رحمۃ اللہ علیہ: (۱) نیل الاوطار ج ۳ ص ۲۱۰، ۲۱۱۔

عبداللہ بن محمد بن عبدالوہاب نجدی: (۱) اتحاف النبلاء ص ۴۱۵ مطبوعہ کان پور۔

نواب صدیق حسن خان صاحب: (۱) الدلیل الطالب ص ۸۴۴ (۲) تج الکرامہ ص ۲۸۵۔

مولانا نذیر حسین صاحب دہلوی: (۱) فتاوی نذیریہ ج ۲ ص ۵۵ ضمیمہ۔

مولانا عظیم آبادی صاحب: (۱) عون المعبود شرح ابوداؤد ج ۱ ص ۴۰۵ (۲) التعلیقات السلفیہ علی سنن النسائی ج ۱ ص ۱۹۵ (۳) الہدیۃ السنیہ والتحفہ الوہابیہ النجدیہ ص ۴۷ مصری۔

اکابر متکلمین کا اجماع

علامہ شہاب الدین فضل اللہ بن حسین توربشتی الحنفی رحمۃ اللہ علیہ: (۱) کتاب المعتمد فی المعتقد باب ۲ فصل ۴

اشاعرہ اور ماتریدیہ حضرات کا متفقہ فیصلہ

(۱) الروضۃ البہیۃ فیما بین الاشاعرہ والماتریدیہ ص ۱۵ (۲) اعلاء السنن ج ۱۰ ص ۳۳۰۔

آنحضرت ﷺ کی حیات جسمانی پر اجماع

نقل کرنے والوں کے اسماء: (۱) علامہ سیوطی فتاوی حافظ سیوطی ج ۲ ص ۱۴۷ مطبوعہ مصر (۲) علامہ سخاوی تمیذ حافظ ابن حجر عسقلانی، القول البدیع ص ۱۲۵ (۳) علامہ عینی شارح بخاری، عینی علی البخاری ج ۱۶ ص ۱۸۵ (۴) علامہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی، اشعۃ اللمعات ج ۱ ص ۶۱۳ (۵) علامہ محمد عابد سندھی استاذ حضرت شاہ عبدالغنی، رسالہ مدینہ ص ۴۱ (۶) نواب قطب الدین صاحب دہلوی، مظاہر حق ج ۱ ص ۴۴۵ (۷) حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی ﷫، فتاوی رشیدیہ ج ۱ ص ۱۰۰ (۸) حضرت مولانا ابوالعتیق عبدالہادی محمد صدیق نجیب آبادی، انوار المحمود شرح ابوداؤد ج ۱ ص ۶۰۱۔

حضرات اکابر دار العلوم دیوبند کی تصریحات

(۱) حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی، ہدیۃ الشیعہ از نانوتوی ﷫ ص ۲۶۹، لطائف قاسمیہ ص ۳، ۴، آب حیات ص ۵، ۲۱۹، ۲۲۰، جمال قاسمی ص ۱۳ (۲) حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی ﷫ ہدایۃ الشیعہ از گنگوہی ص ۱۸، الکوکب الدری ج ۱ ص ۳۲۳، فتاوی رشیدیہ ج ۱ ص ۹۹، ۱۰۰ (۳) شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن صاحب ﷫ المہند ص ۴۶ حاشیہ ابی داؤد تصحیح کردہ شیخ الہند ص ۱۵۷ کے حاشیہ پر (۴) حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارن پوری، المہند ص ۱۳، بذل المجہود ج ۲ ص ۱۱۷، ۱۶۰، تذکرۃ الخلیل ص ۳۹۸ (۵) حضرت مولانا احمد علی صاحب سہارن پوری، ہامش بخاری شریف ج ۱ ص ۵۱۷ (۶) حضرت مولانا انور شاہ صاحب کشمیری، فیض الباری ج ۲ ص ۱۴۵، ج ۳ ص ۴۲۵ (۷) حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی، فتح الملہم ج ۱ ص ۳۲۵، ۳۳۰، ج ۳ ص ۴۱۹، ۴۲۱ (۸) حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی ﷫، التکشف ص ۴۴۶، نشر الطیب ص ۲۱۱، ص ۳۵۷ مطبوعہ اشرفیہ لاہور (۹) مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ دہلوی ﷫، المہند ص ۵۲ مطبوعہ اعزازیہ (۱۰) حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی، الشہاب الثاقب ص ۴۸، ۴۹، نقش حیات ج ۱ ص ۱۰۳، مکتوبات شیخ الاسلام ج ۱ ص ۲۴۳، ۲۴۴۔

موجودہ صدی کے اکابر علماء کرام کا اس پر اجماع

(۱) حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب مدظلہ مہتمم دار العلوم دیوبند، الصدیق ملتان شمارہ ۳۰ ربیع الاول ۷۷ھ، رسالہ دار العلوم ربیع الاول ۱۳۷۳ھ، مضمون حضرت قاری صاحب، ایک تحریر قلمی موجود در خیر المدارس ملتان (۲) حضرت مولانا محمد زکریا صاحب مدظلہ شیخ الحدیث سہارن پور، مدارک الاذکیاء ص ۲۵۷ تا ۲۶۴ خالد محمود صاحب، اوجز المسالک ج ۶ ص ۴۸۳ (۳) حضرت مولانا ظفر احمد صاحب عثمانی کراچی: اعلاء السنن ج ۱۰ ص ۳۳۹ (۵) حضرت مولانا مفتی مہدی حسن صاحب مدظلہ مفتی اعظم دار العلوم دیوبند: مدارک الاذکیاء ص ۲۶۷ (۶) حضرت مولانا مفتی محمود قاسم العلوم ملتان، تسکین الصدور ص ۱۵ (۷) حضرت مولانا محمد

سرفراز خان صاحب صفدر مصنف تسکین الصدور (۸) حضرت مولانا نصیر الدین صاحب غور غشتی خلیفہ اعظم حضرت مولانا حسین علی صاحب واں بھچراں: مدارک الاذکیا ص ۲۶۹ (۱۰) حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری رحمہ اللہ: مدارک الاذکیا ص ۲۷۰ (۱۱) حضرت مولانا عبدالقادر صاحب رائے پوری: ایضاً ص ۲۷۱ (۱۲) حضرت مولانا محمد عبدالغنی صاحب مدرس مدرسہ امینیہ دہلی: ایضاً ص ۲۷۱ (۱۳) حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری رحمہ اللہ کراچی: ایضاً ص ۲۷۲، تسکین الصدور ص ۱۴ (۱۴) حضرت مولانا عبدالحق صاحب رحمہ اللہ مہتمم مدرسہ اکوڑہ خٹک: مدارک الاذکیا ص ۲۷۲ (۱۵) حضرت مولانا مفتی محمد صادق صاحب سابق ناظم امور مذہبیہ بہاول پور: ایضاً ص ۲۷۲ (۱۶) حضرت مولانا محمد رسول خان صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور: ایضاً ص ۲۷۲ (۱۷) حضرت مولانا شمس الحق صاحب افغانی پشاور: ایضاً ص ۲۷۲ (۱۸) حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب رحمہ اللہ جامعہ اشرفیہ لاہور: ایضاً ص ۲۷۲، (۱۹) حضرت مولانا غلام اللہ خان راولپنڈی: رسالہ ماہنامہ تعلیم القرآن ج ۵ ش ۸، اگست ۱۹۶۲ء ص ۲۴ (۲۰) حضرت مولانا خیر محمد صاحب خیر المدارس ملتان: ایضاً ص ۲۵،۱۷ (۲۱) حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری رحمہ اللہ: ص ایضاً (۲۲) حضرت مولانا قاضی نور محمد صاحب لاہور: ص ایضاً۔

الحاصل

بلاخوف تردید یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ آج تک اہل سنت والجماعت کا کوئی فرد کسی بھی فقہی مسلک سے وابستہ دنیا کے کسی خطہ میں اس کا قائل نہیں رہا کہ آنحضرت ﷺ اور اسی طرح دیگر حضرات انبیاء علیہم السلام کی روح مبارک کا جسم اطہر سے قبر شریف میں کوئی تعلق اور اتصال نہیں اور یہ کہ آپ عندالقبر صلوٰۃ وسلام کا سماع نہیں فرماتے۔ کسی اسلامی کتاب میں عام اس سے کہ وہ کتاب حدیث وتفسیر کی ہو یا شرح حدیث اور فقہ کی۔ علم کلام کی ہو یا علم تصوف وسلوک کی، سیرت کی ہو یا تاریخ کی، کہیں بھی یہ صراحت نہیں ہے کہ آپ عندالقبر صلوٰۃ وسلام کا سماع نہیں فرماتے۔ اس لئے جو شخص عدم سماع عندالقبر کا عقیدہ رکھے وہ اہل سنت والجماعت سے خارج ہے۔

من ادّعی خلافه فعلیه البیان ولا یمکنه الی یوم البعث والمیزان

اہل سنت والجماعت سے خارج ہونے کی تصریح

(۱) الشہاب الثاقب ص ۴۸، ۴۹ (۲) نقش حیات ج ۱ ص ۱۰۳ (۳) مدارک الاذکیاء ص ۲۵۲ حاشی

راحت وعذاب قبر، عام موتی کے لئے روح وبدن عنصری دونوں پر ہے

باتفاق اہل سنت والجماعت جو شخص راحت وعذاب قبر فقط روح پر مانتا ہو، وہ بھی اہل سنت سے خارج ہے۔ اس کا ماخذ تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۶۷، ج ۲ ص ۱۵۳۔ تفسیر کبیر ج ۱ ص ۱۵۱۔ تفسیر مظہری ج ۱۰ ص ۱۲۴، ۲۲۴۔

تفسیر بیضاوی ص ۵۶۔ تفسیر فتح القدیر ج ۱ ص ۳۶۵۔ تفسیر ابوالسعود ج ۱ ص ۶۲۔ تفسیر روح المعانی ج ۲۴ ص ۵۲، ج ۲ ص ۱۷، ج ۲۲ ص ۵۷۔ تفسیر نیشاپوری بر ہامش طبری ج ۲ ص ۴۴۔ مشکوٰۃ شریف ج ۱ ص ۱۴۲، ۲۵۔ ابوداؤد شریف ج ۲ ص ۲۹۸۔ مستدرک حاکم ج ۱ ص ۳۷۔ تلخیص المستدرک ذہبی ج ۱ ص ۳۸۔ مسند احمد ج ۴ ص ۲۸۷۔ مجمع الزوائد ہیثمی ج ۳ ص ۹۴۔ الترغیب والترہیب منذری ج ۲ ص ۳۶۵۔ شرح مسلم نووی ج ۲ ص ۳۸۵، ۳۸۶۔ فیض الباری ج ۱ ص ۱۸۵، ج ۲ ص ۴۷۶۔ نیل الاوطار ج ۲ ص ۴۸۴۔ شرح حدیث النزول ابن تیمیہ ص ۴۷، ۵۰، ۵۱، ۸۸ طبع امرتسر۔ اجتماع جیوش الاسلامیہ ابن القیم ج ۲۳ ص ۵۳ طبع امرتسر۔ تحریرات حدیث ص ۲۰۸۔ کتاب الزہد والرقاق ابن المبارک ص ۱۳۴ مطبع علیمی پریس مالی گاؤں۔ فتح الباری ج ۳ ص ۱۸۵۔ تنقیح الرواۃ احمد حسن ج ۱ ص ۱۳، ۲۳، ۳۱۴۔ کتاب الروح ابن القیم ص ۵۱، ۵۸، ۵۹۔ مختصر تذکرہ قرطبی ص ۳۳، ۳۵، ۶۱، ۶۳۔ شفاء السقام سبکی ص ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۳۔ نبراس ص ۳۲۲۔ التنکیت فی شرح اثبات التثبیت صدیق حسن خان ص ۲۳ طبع ۱۲۹۲ھ۔ مسامرہ مع المسائرہ قطلو بغا ج ۲ ص ۱۱۶ تا ۱۱۸۔ حجۃ اللہ البالغہ ج ۱ ص ۳۶۔ مواقف مع الشرح ص ۷۱۷۔ الخیالی ص ۱۱۸۔ ایوبی علی الخیالی ص ۱۱۸۔ عبدالحکیم علی الخیالی ص ۱۱۸۔ احیاء العلوم غزالی ج ۴ ص ۴۰۹۔ البیان المبدی ص ۱۰۲۔ ہدایہ ج ۲ ص ۴۸۴۔ شامی ج ۳ ص ۲۰۱۔ فتح القدیر ج ۴ ص ۹۹ مصری۔ التبصیر علامہ طاہر اسفرائنی ص ۱۵۸۔ الاقتصاد فی الاعتقاد غزالی ؒ ص ۹۷۔ شرح عقائد تفتازانی ص ۷۷۔ الدوانی علی العقائد العضدیہ ص ۹۳۔ الیواقیت والجواہر شعرانی ج ۲ ص ۱۳۹۔ شرح فقہ اکبر ملا علی قاری ص ۱۲۰، ۱۲۱ طبع کانپور۔ شرح عقیدۃ الطحاوی ص ۳۳۰ طبع مکہ مکرمہ۔ عینی شرح کنز ص ۱۶۳۔ احکام القرآن ابوبکر جصاص رازی ج ۱ ص ۱۰۸۔ کتاب الصلوٰۃ احمد بن حنبل ص ۵۴ مصری۔ مختصر الفتاویٰ بدر الدین حنبلی ص ۱۹۰۔

ایک عمومی ضابطہ

آیات کریمہ واحادیث شریفہ کا وہی معنی اور مطلب معتبر ہے جو کہ سلف صالحین نے سمجھا ہے، یا کیا ہے۔ متاخرین میں سے کسی نے کوئی جدید معنی یا مطلب سلف صالحین کے خلاف سمجھا ہو یا کیا ہو، وہ مردود ہے، خواہ وہ شخصیت متاخرین میں کتنی ہی بڑی کیوں نہ ہو۔ اس کا ماخذ (۱) الصارم المنکی ص ۲۴۷ طبع مصری (۲) مکتوبات امام ربانی دفتر اوّل حصہ سوم ص ۳۳ مکتوب نمبر ۱۵۷ مطبوعہ امرتسر۔

ایک ہنگامی ضرورت کے تحت بالاختصار یہ چند ماخذ پیش کئے گئے ہیں تا کہ عوام کو اطمینان ہو۔ آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صراط مستقیم پر رکھے۔ آمین واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل!

تہی دستاں قسمت را چہ سود از رہبر کامل
کہ خضر از آب حیواں تشنہ مے آرد سکندر را

احقر الخلق محمد منظور الحق عفی عنہ
استاذ الحدیث دار العلوم عیدگاہ کبیروالہ ضلع ملتان
شعبان المعظم ص ۱۳۹۵ھ